

زری پالیسی کمیٹی کے 28 مئی 2021ء کو منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

ڈاکٹر رضا باقر	چیئرمین اور گورنر اسٹیٹ بینک
جناب جمیل احمد	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
ڈاکٹر مرتضیٰ سید	ڈپٹی گورنر (پالیسی)
ڈاکٹر عنایت حسین	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایس اور بی ایس جی)
جناب اعظم فاروق	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیرونی رکن
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
محمد منصور علی	کمیٹی سیکریٹری / کارپوریٹ سیکریٹری

موجودہ اقتصادی صورت حال کا جائزہ اور مالی سال 21ء کا منظر نامہ

6.1 مارچ 2021ء میں پچھلی زری پالیسی فیصلے کے بعد سے معیشت کے اظہاریوں میں کلیدی پیش رفت کے بارے میں کمیٹی کو آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ پیش کیا گیا۔

6.2 حقیقی شعبے کی صورت حال سے کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ قومی آمدنی کھاتہ (نیشنل انکم اکاؤنٹس) نے مالی سال 21ء میں معاشی سرگرمیوں میں مضبوط بحالی کی تصدیق کی ہے، جس کے بنیادی عوامل شعبہ خدمات اور صنعت ہیں۔ پاکستان دفتر شماریات کے تخمینے کے مطابق مارچ 2021ء کے زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) اجلاس میں زیر بحث آنے والے اسٹیٹ بینک کے 2.9 فیصد تخمینے کے بجائے مالی سال 21ء میں مجموعی حقیقی جی ڈی پی نمو 3.94 فیصد رہی۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ گذشتہ زری پالیسی کمیٹی اجلاس میں اسٹیٹ بینک کا تخمینہ خاصا کسر نفسی پر مبنی تھا، جس میں ایشیا سازی کی مضبوط پیداوار سے جنم لینے والے اوپری خطرات کا تذکرہ کیا گیا تھا۔ گذشتہ اجلاس کے بعد موصولہ اعداد و شمار سے یہ تصدیق ہو چکی ہے کہ اوپری خطرات نے تقویت پائی۔ حقیقی جی ڈی پی تخمینہ کاری پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے یہ نوٹ کیا گیا کہ ماسوائے کپاس کے تمام بڑی فصلوں کی کارکردگی بہتر رہی۔ مکئی اور چاول جیسی بڑی فصلوں کی بلند ترین پیداوار درج کی گئی۔ یہ بتایا گیا کہ گندم کی بھی بلند ترین پیداوار ہونے کی توقع ہے جبکہ چینی کی پیداوار بھی قریباً بلند ترین متوقع تھی۔ نتیجتاً، مالی سال 21ء میں زرعی پیداوار میں 2.8 فیصد اضافہ کا امکان ہے۔ صنعت میں 3.6 فیصد نمو متوقع ہے، جس میں بڑا حصہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی اور تعمیرات کا ہے۔ گذشتہ ایم پی سی اجلاس کے بعد سے بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں اضافے کا عمل جاری رہا اور مارچ 2021ء میں پندرہ میں سے بارہ ذیلی شعبوں کی پیداوار میں سال بسال نمو دکھائی دی۔ م س 21ء میں بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں 9.3 فیصد اضافہ متوقع ہے۔ مزید برآں، اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ آخر م س 21ء میں جب زیادہ اعداد و شمار دستیاب ہوں گے تو بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے اعداد و شمار میں مزید بہتری آئے گی۔ م س 21ء تعمیرات اور منسلک صنعتوں میں بھی مضبوط نمو درج کی گئی۔ مارچ 2021ء میں سیمنٹ کے شعبے میں 16.2 فیصد کی ماہ بہ ماہ نمو درج کی گئی، اس کے ساتھ ساتھ فولاد کی ملکی پیداوار بھی بڑھی۔ جائیداد کی قیمتیں بھی بڑھی ہوئی ہیں، جو تعمیراتی شعبے میں گہما گہمی کا مظہر ہے۔ شعبہ خدمات پر گفتگو کرتے ہوئے، یہ بتایا گیا کہ م س 21ء میں اس شعبے میں 4.4 فیصد نمو متوقع ہے، جس کا بنیادی سبب تھوک اور خردہ تجارت ہے،

اس کے ساتھ ساتھ گزشتہ برس کے مقابلے میں بڑے پیمانے کی ایشیاسازی، زراعت اور بیرونی تجارت کے حجم میں بڑی حد تک بہتری آنا ہے۔ اس کے برعکس بجلی اور گیس کی تقسیم کاری کے حوالے سے اضافہ قدر میں 23 فیصد کی تخفیف ہوئی، جس کی بنیادی وجہ حکومت کی جانب سے خطیر زراعت میں کمی کرنا تھی۔ تاہم م س 21ء کے پہلے نو ماہ میں بجلی کی پیداوار میں اضافہ ہوا۔ مارچ 2021ء میں بجلی کی فروخت بھی ماہ بہ ماہ اور یومیہ دونوں بنیادوں پر بڑھی۔

6.3 یہ بتایا گیا کہ گزشتہ ایم پی سی اجلاس کے بعد سے ملکی طلب ٹھوس رہی، گاڑیوں اور جلد فروخت ہونے والی صارفی اشیا (ایف ایم سی جی) کی فروخت میں خوب اضافہ ہوا۔ یہ وضاحت کی گئی کہ گاڑیوں کی فروخت میں اضافہ وسیع البینا تھا، کمرشل گاڑیوں، ذاتی کاروں، جیپس اور موٹر سائیکلوں سب ہی کی فروخت کا حجم گزشتہ برس کی نسبت خاصی حد تک بحال ہوا۔ نئے ماڈلز متعارف کرائے جانے، پست مالکاری شرحیں اور سب سے اہم گھر بلو آمدنی کی بحالی کی وجہ سے گاڑیوں کے شعبے میں صحت بخش بحالی آئی۔ اسی طرح ایف ایم سی چیز میں نامیہ اور حقیقی دونوں زمروں میں مضبوط نمودار کی گئی۔ مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں ایف ایم سی جی کی حقیقی زمروں میں فروخت 14.7 فیصد بڑھی، جو گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 1.6 فیصد بڑھی تھی۔ اسی طرح پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں مضبوط نمو آئی، جس میں بڑا حصہ آمدورفت کے شعبے کا تھا۔

6.4 رسدی حوالے سے بات کرتے ہوئے یہ نوٹ کیا گیا کہ ایس ای سی پی میں نئی فرموں کی رجسٹریشن اور مشینری کی درآمدات سے معاشی سرگرمیوں میں مزید اضافے کے موافق امکانات کی عکاسی ہوئی۔ معیشت بروقت اور بہتر وضع کی پالیسیوں کے باعث بحال ہوئی۔ جس میں مالیاتی تنگی کے تناظر میں وسائل کے نواختصاص اور ان کے محتاط استعمال کو مالیاتی اقدامات کا بنیادی ہدف بنایا گیا، م س 20ء میں پاکستان سے سرکاری قرضے میں سب سے کم اضافہ ہوا، اس کی وجہ سے موزوں معاشی حالات نے جنم لیا، جس سے منڈی کے احساسات اور سرمایہ کاری کی صورت حال کو جلا ملی۔ اسی طرح معاشی تحریک کی غرض سے جی ڈی پی کے تقریباً 5 فیصد کے مساوی اسٹیٹ بینک کے اقدامات نے کووڈ 19 کے دھچکے کو سنبھلنے اور پیہم معاشی بحالی میں مدد دی۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ عارضی معاشی نوماکاری سہولت (ٹی ای آر ایف) سے نئی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوئی، جس سے م س 22ء میں جی ڈی پی نمو اور پیداواری استعداد کو تقویت ملنے کا امکان ہے۔

6.5 اقتصادی صورت حال پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، یہ بتایا گیا کہ م س 22ء میں جی ڈی پی میں مزید بہتری آنے کی توقع ہے، جس میں وفاقی حکومت کے اقدامات کے باعث کپاس کی پیداوار کی بحالی، تعمیراتی سرگرمیوں میں تیزی اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام (پی ایس ڈی پی) کے مصارف میں متوقع اضافے سے مدد ملے گی۔ یہ تخمینہ اوپر اور نچلے دونوں اقسام کے خطرات پر منحصر ہے۔ توقع سے زیادہ پی ایس ڈی پی مصارف کے موافق اثرات اور بیرونی طلب میں اضافے کی بدولت نمو میں اضافہ ہوگا، جس سے قرضے کے حالات کی متوقع تنگی کے منفی اثرات زائل ہو جانے کا امکان ہے۔ تاہم پاکستان میں کووڈ 19 کی تیسری وبا پھیلنے سے خاصی غیر یقینی پیدا ہوئی، جو باعث تشویش امر ہے۔

6.6 عالمی معاشی حالات پر گفتگو کرتے ہوئے، اسٹاف نے اس بات کی نشاندہی کی کہ عالمی سطح پر معاشی سرگرمیوں میں بالعموم تیزی آرہی ہے، اگرچہ غیر مساوی انداز سے، تاہم ویکسی نیشن کے وجہ سے اس میں مدد ملی ہے۔ عالمی منڈیوں میں بلند تعدد کے طرز فکر کے اظہار یوں پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ ابھرتی ہوئی منڈیوں کے لیے بلومبرگ گلوبل مینوفیکچرنگ پرچیزنگ مینجنگ انڈیکس (پی ایم آئی) برقرار رہے تاہم ترقی یافتہ معیشتوں کے لحاظ سے مارچ 2021ء کے ایم پی سی اجلاس کے بعد سے اس میں مزید بہتری آئی۔ معاشی بحالی کے امکانات کے حوالے سے مثبت احساسات کی وجہ سے عالمی سطح پر اجناس کے تقریباً سب ہی گروپوں کی قیمتیں مائل بہ عروج ہیں۔ یہ بتایا گیا کہ توانائی کی قیمتیں، جو پہلے قدرے کم تھیں، گزشتہ چند ماہ سے بڑھنا شروع ہو گئی ہیں۔ مزید یہ کہ گزشتہ دو ماہ میں شکاگو بورڈ آف فوڈ اینڈ ایگریکولچر (سی او بی ای) کے تغیر پذیر انڈیکس (VIX) میں کمی آنے سے پتہ چلتا ہے کہ عالمی معیشت کی غیر یقینی صورت حال میں بہتری آئی ہے۔ جبکہ کووڈ 19 کی حالیہ تیسری لہر کے باعث پاکستان میں صورت حال تقریباً جوں کی توں ہے۔ کووڈ 19 کے دوبارہ اٹھانے سے دو بڑی معیشتوں (بھارت اور برازیل) کو بری طرح نقصان پہنچا اور دنیا بھر میں ویکسی نیشن کا عمل یکساں نہیں ہے، بتایا گیا کہ یہ امر ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر ممالک کی نسبت ترقی یافتہ معیشتوں میں غیر مساوی معاشی بحالی پر متوجہ ہو سکتا ہے۔

6.7 پاکستان کے توازنِ ادائیگی کے بارے میں پیش رفتوں سے آگاہ کرتے ہوئے یہ نوٹ کیا گیا کہ جولائی تا اپریل م س 21ء کے دوران رقوم کی خالص آمد 3.47 ارب ڈالر درج کی گئی، جو م س 20ء کے اسی عرصے میں 8.86 ارب ڈالر تھی۔ یورو ہانڈز کے حالیہ اجراء، آئی ایم ایف—بیرونی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) پروگرام کے تحت موصولہ رقوم، ملکی کرنسی کے سرکاری ہانڈز میں غیر ملکی سرمایہ کاری اور روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس (آر ڈی اے) کے ذریعے نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں سرمایہ کاری کا اس میں بنیادی کردار ہے۔ جولائی تا اپریل م س 21ء میں جاری کھاتے کا توازن فاضل 773 ملین ڈالر درج کیا گیا، جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 4.66 ارب ڈالر کا خسارہ درج ہوا تھا۔ جولائی تا اپریل م س 21ء میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 1.50 ارب ڈالر رہی جو م س 20ء میں 2.36 ارب ڈالر درج کی گئی تھی، جس کی بنیادی وجہ سی پیک سے متعلقہ منصوبوں کے کام میں سست روی آنا ہے۔ جاری کھاتے کے توازن کے فاضل اور رقوم کی خالص آمد کے مثبت اثرات کے باعث اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں مزید اضافہ ہوا، جو جون 2017ء کے بعد سے اپریل 2021ء میں 15.6 ارب ڈالر کی بلند ترین سطح پر جا پہنچے۔

6.8 مزید تبادلہ خیال کرتے ہوئے اسٹاف نے آگاہ کیا کہ جولائی تا اپریل م س 21ء میں پاکستان دفترِ شماریات کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق برآمدات میں 13.6 فیصد اضافہ ہوا، جس میں بڑا حصہ ٹیکسٹائل کا تھا، اس عرصے میں ماہانہ ٹیکسٹائل برآمدات 1.27 ارب ڈالر رہیں جو گذشتہ برس 1.08 ارب ڈالر تھیں۔ برآمدی مالیت میں نمو کی وجہ موزوں قیمتوں کے ساتھ ساتھ ہوزری/بئے ہوئے لمبوسات کا بلند برآمدی حجم ہے۔ اسی اثنا میں، تیار لمبوسات، سوتی کپڑا اور چاول کا برآمدی حجم بالعموم م س 20ء کی سطح سے کم رہا۔ جولائی تا اپریل م س 21ء کے دوران درآمدات کی نمو 17.9 فیصد درج کی گئی۔ تاہم اس سال یکبارگی درآمدات کے اثرات پڑے کے بعد (گندم، چینی اور خام کپاس گذشتہ برسوں سے زیادہ) درآمدی نمو 13.4 فیصد ہو گئی۔ معاشی بحالی کے تناظر میں پیشتر اہم اجزاء (مثلاً، پام آئل، خام تیل اور اس کی مصنوعات، لوہا اور فولاد) کا درآمدی حجم گذشتہ برس کی نسبت بلند تھا۔ مزید یہ نوٹ کیا گیا کہ تیل کی عالمی قیمتیں، جو م س 21ء کے دوران اوسطاً بھی پست ہیں، بڑھنا شروع ہو گئی ہیں۔ آگے چل کر اس کے اثرات درآمدی بل پر پڑ سکتے ہیں۔

6.9 مزید یہ نشاندہی کی گئی کہ کارکنوں کی ترسیلاتِ زر میں اضافے کا سلسلہ جاری رہا ہے، جو فروری 2021ء میں 2.3 ارب ڈالر سے بڑھ کر مارچ اور اپریل 2021ء میں بالترتیب 2.7 ارب ڈالر اور 2.8 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔ پاکستان میں سامنے آنا والا یہ رجحان بنگلہ دیش بلکہ کسی حد تک میکسیکو سے خاصی مماثلت رکھتا ہے۔ اگرچہ سفری پابندیوں کی وجہ سے گذشتہ چند ماہ میں بیرون ملک جانے والے افراد میں کمی آئی لیکن واپس آنے والوں کی تعداد اس سے بھی کم رہی۔ نتیجتاً، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، عمان اور قطر میں نئے پاکستانی کارکنوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ رقوم کی ترسیل کے لیے باضابطہ ذرائع کا استعمال بڑھنے سے آئندہ مہینوں میں ترسیلات کا منظر نامہ مثبت ہے۔

6.10 اسٹاف نے جنوری 2021ء میں عالمی ترسیلاتِ زر سروے برائے م س 21ء کے نتائج سے ایم پی سی کو آگاہ کیا۔ دنیا بھر میں مقیم 3589 پاکستانیوں سے جب پوچھا گیا کہ کیا وہ آئندہ چھ ماہ میں پاکستان واپس جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو ان میں سے 90 فیصد افراد نے نفی میں جواب دیا۔ جب سے ان سے پوچھا گیا کہ وہ آئندہ چھ ماہ میں مزید ترسیلات بھیجیں گے تو تقریباً 70 فیصد افراد نے اثبات میں جواب دیا۔ سروے کے نتائج سے یہ نشاندہی کی گئی ترسیلات بھیجنے والے 73 فیصد افراد کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے پاکستان رقوم بھیجنے کے لیے باضابطہ ذرائع اپنالے ہیں، ترسیلات بھیجنے والے 64 فیصد فعال (جنہوں نے 2019ء اور 2020ء میں ترسیلات بھیجیں) افراد نے رقوم کی منتقلی کے ڈیجیٹل طریقے اپنالے ہیں، اور ان 64 میں سے 98 فیصد افراد مستقبل میں بھی رقوم کی منتقلی کے لیے ڈیجیٹل طریقوں پر کاربند رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس سروے کے نتائج کا اطلاق جون 2021ء تک ہوتا ہے۔

6.11 بعد ازاں م س 21ء اور م س 22ء کے لیے بیرونی شعبے کے تخمینوں کے بارے میں کمیٹی کو آگاہ کیا گیا۔ ٹیکسٹائل برآمدات میں تحریک کے پیش نظر مجموعی برآمدی نمو میں بہتری آنے کا امکان ہے۔ م س 21ء کے دوران یہ نمو 6.4 فیصد کے سابقہ تخمینے کے بجائے 10.8 فیصد رہنے کے توقع ہے۔ عالمی قیمتوں میں اضافے کے رجحان، ملکی طلب میں

بہتری اور ٹی ای آر ایف سے متعلقہ متوقع درآمدات کی وجہ سے م س 21ء کے لیے درآمدی نمو کا تخمینہ بڑھ کر 15 تا 17 فیصد ہو چکا ہے، جو قبل ازیں 11 تا 13 فیصد تھا۔ م س 22ء میں بڑے اساسی اثر کی وجہ سے برآمدات اور درآمدات دونوں کی نمو تھوڑی سی معتدل ہونے کی توقع ہے۔ م س 21ء کے لیے کارکنوں کی ترسیلات زر کا تخمینہ بھی بڑھا کر 29 ارب ڈالر کر دیا گیا ہے، جس کے اسباب بیرون ملک سکونت اختیار کرنے والے افراد کی تعداد میں اضافہ اور سال کے پہلے 10 ماہ کے دوران توقع سے کئی زیادہ رقم موصول ہونا ہیں، جبکہ م س 22ء کا منظر نامہ بھی مثبت ہے۔ اسٹاف نے آگاہ کیا کہ ترسیلات زر میں بہتری اور محدود بین الاقوامی سفر کی وجہ سے خدمات کا تجارتی خسارہ زیادہ معتدل ہونے کے باعث م س 21ء میں جاری کھاتے کا خسارہ ایک ارب ڈالر سے کم رہنے کی توقع ہے، اگرچہ سفری پابندیوں میں نرمی متوقع ہے، تاہم جاری کھاتے کا خسارہ بڑھنے کا بھی، مگر محدود، امکان ہے۔ م س 22ء میں دو طرفہ اور کثیر فریقی ذرائع سے رقم کی آمد کے ساتھ ساتھ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ سے موصولہ رقم کی وجہ سے مالی کھاتے کا توازن بہتر ہونے کی توقع ہے۔

6.12 مالیاتی پیش رفتوں کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے بتایا گیا کہ پہلی تین سہ ماہیوں کی مالیاتی کارروائیوں کے حقیقی اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ مالیاتی خسارہ بڑی حد تک م س 21ء کے بجٹ تخمینے کے مطابق رہے گا۔ جولائی تا مارچ م س 21ء کے دوران مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 3.5 فیصد تک محدود رہا جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں جی ڈی پی کا 4.1 فیصد رہا تھا۔ جولائی تا مارچ م س 21ء میں بنیادی زرفاضل بڑھ کر 0.9 فیصد تک جا پہنچا جو گذشتہ برس کے اسی عرصے میں جی ڈی پی کا 0.5 فیصد تھا۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ ٹیکس محاصل میں اضافہ ہے، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے کی نسبت جولائی تا مارچ م س 21ء میں 11.9 فیصد بڑھے۔ مزید بتایا گیا کہ جولائی تا مارچ م س 21ء میں اخراجات جاریہ میں اضافہ ہوا (جسے بلند سودی ادائیگیوں سے منسوب کیا گیا)، تاہم ترقیاتی اخراجات میں کمی آنے کی وجہ سے مجموعی اخراجات کی نمود بھی رہی۔ مستقبل کا منظر نامہ پیش کرتے ہوئے بتایا گیا کہ م س 21ء کے لیے مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 6.5 تا 7.5 فیصد رہنے کی توقع ہے، ایم پی سی کے گذشتہ اجلاس کے بعد اس تخمینے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ مالیاتی خسارے کا تخمینہ متعدد خطرات پر منحصر ہے، جن میں (i) پنجاب کے متعدد شہروں میں مئی کے پہلے ہفتے میں لگنے والے اسٹارٹ لاک ڈاؤن کی وجہ سے محاصل کی وصولی میں سست روی، (ii) عید الفطر کی طویل تعطیلات، (iii) عالمی منڈی میں تیل کی قیمتیں بڑھنے کے باوجود ملکی قیمتوں میں ردوبدل نہ کیے جانے کی وجہ سے پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی کی شرح میں کمی، اور (iv) غیر سودی اخراجات جاریہ میں اضافہ، جو زراعت اور آئی پی بیز کی ادائیگیوں کی وجہ سے سامنے آئے، شامل ہیں۔ آخری یہ بتایا گیا کہ ابتدائی تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ م س 22ء میں مالیاتی خسارہ م س 21ء کی نسبت کم رہنے کا امکان ہے، اگرچہ بجٹ کے بعد اس تخمینے پر نظر ثانی کی جائے گی۔

6.13 زرعی مجموعوں کے حوالے سے بتایا گیا کہ خالص ملکی اثاثوں (این ڈی اے) کی نمو میں کمی کی وجہ سے زرو وسیع (ایم 2) کے پھیلاؤ میں سال بسال بنیاد پر سست روی آئی، تاہم بیرونی کھاتے میں بہتری آنے کے سبب بینکاری شعبے کے خالص بیرونی اثاثے (این ایف اے) مسلسل بڑھتے رہے۔ خالص ملکی اثاثوں میں کمی کی بڑی وجہ بینکاری شعبے سے خالص میزانی قرض گیری کا پست ہونا ہے۔ کرنسی تاڈ پائٹ تناسب میں آنے والی بہتری گذشتہ دو ماہ میں معکوس ہو گئی، جس کی وجہ زریر گردش کرنسی میں اضافہ اور رمضان المبارک اور عید الفطر کے دوران رقم نکلوانے کے ساتھ ساتھ 15 ہزار روپے اور ساڑھے سات ہزار روپے والے انعامی بانڈز کا بھنوا یا جانا تھا۔

6.14 اسٹاف نے مزید آگاہ کیا کہ نجی شعبے کو قرضے کی فراہمی کو ڈوڈ 19 سے قبل بلند معاشی نمو والے برسوں (م س 17ء اور م س 18ء) سے مطابقت رکھتی ہے۔ یکم جولائی تا 7 مئی م س 21ء کے دوران قرضوں کی ہفتہ وار مجموعی فراہمی بڑھتی رہی، ماسوائے رمضان المبارک اور عید الفطر کی تعطیلات کی وجہ سے اپریل کے آخری ہفتے اور مئی کے پہلے ہفتے کے۔ نجی شعبے کو قرضوں کی فراہمی بڑھانے میں پیشتر حصہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں اور صارفی مالکاری کا ہے، جبکہ طلب میں اضافے اور بلند ٹیکس ریفرنڈز کے باعث فرموں کی نقدی کے بہاؤ میں بہتری آئی، جس سے م س 21ء میں اب تک جاری سرمائے کی طلب کو کم رکھنے میں مدد ملی ہے۔ صارفی مالکاری میں اضافے کو بنیادی طور پر گاڑیوں اور مکانات کی مالکاری سے منسوب کیا جاتا ہے، جبکہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں اضافے کا سہرا اسٹیٹ بینک کی رعایتی اسکیموں کے سر جاتا ہے، جن میں ٹی ای آر ایف اور ایل ٹی ایف ایف نمایاں ہیں۔ آگے چل کر ٹی ای آر ایف کے تحت رقم کی تقسیم اور اس کے ساتھ ساتھ بینکوں کے ڈپازٹ میں اضافے سے قرضوں کی فراہمی کو سہارا ملے گا۔ 6 مئی 2021ء تک ٹی ای آر ایف کے تحت 96 ارب روپے تقسیم کر دیے گئے ہیں، اور م س 21ء کے آخر تک مزید 55 ارب روپے کے قرضے جاری کیے جانے کی توقع ہے۔

6.15 حالیہ پیش رفتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 21ء میں نجی شعبے کے قرضوں کی نمو 7 سے 9 فیصد کے درمیان رہنے کی توقع ہے۔ مزید برآں، م س 22ء میں یہ رجحان برقرار رہنے کی توقع ہے، جس میں نجی شعبے کو قرض کی فراہمی مزید بہتر ہوگی۔ آخرآ، زرعی پالیسی کمیٹی کو بتایا گیا کہ م س 21ء میں ایم 2 کی نمو 13 سے 15 فیصد کے درمیان رہنے کی توقع ہے۔

6.16 بعد ازاں اسٹاف نے مہنگائی کے لحاظ سے حالیہ پیش رفتوں پر روشنی ڈالی۔ اپریل 2021ء میں قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت مارچ 2021ء کے 0.4 فیصد کی نسبت ماہ بہ ماہ بنیاد پر بڑھ کر 1 فیصد تک جا پہنچی، جس کی بڑی وجہ رمضان میں قیمتوں کا عموماً جزوقتی طور پر بڑھ جانا ہے۔ اپریل 2021ء میں سال بسال بنیاد پر قیمتوں میں اضافے کی وجہ غذا اور توانائی کو لگنے والے رسدی دھچکے ہیں، جبکہ شہری علاقوں میں قومی مہنگائی میں تھوڑا بہت اضافہ ہوا۔ جنوری 2021ء کے بعد سے بجلی کے چارجز اور چند غذائی اجزاء قومی مہنگائی کے اضافے میں تقریباً 75 فیصد حصے کی وضاحت کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اجراء ثانی کی بہت تھوڑی سی علامات نظر آتی ہیں کیونکہ حقیقی اجرتوں کی نمو صفر کے قریب ہے۔

6.17 اس کے بعد اسٹاف نے مطلع کیا کہ م س 22ء میں معیشت کی بحالی کا سلسلہ مزید جاری رہنے کی توقع ہے۔ نتیجتاً، ٹی ای آر ایف کے توسط سے کچھ استعداد کاری سے قطع نظر معیشت کی سست روی مزید کم ہونے کا امکان ہے۔ اس کے نتیجے میں م س 22ء کے دوران پیداواری فرق میں کمی آئے گی، جو آگے چل کر تھوڑے سے اوپری دباؤ کا سبب بنے گا۔ رسدی عوامل پر گفتگو کرتے ہوئے یہ بتایا گیا کہ تھوک اشاریہ قیمت اور ایس اینڈ پی گلوبل انڈیکس مسلسل بڑھ رہے ہیں، جس سے م س 22ء میں ایک مرتبہ پھر مہنگائی کے تھوڑے سے اوپری دباؤ کی توقع ہے۔

6.18 مزید یہ کہ م س 21ء میں اوسط قومی مہنگائی 7 سے 9 فیصد کے پہلے اعلان کردہ تخمینے کی اوپری سطح پر رہنے کی توقع ہے۔ م س 22ء کے لیے مہنگائی کا منظر نامہ غیر یقینی صورت حال، بالخصوص آئندہ وفاقی بجٹ سے متعلق، سے عبارت ہے۔ اوپری خطرات میں: (i) جی ایس ٹی مستثنیات کا خاتمہ، (ii) ملک میں چینی اور مرغی کے گوشت کی رسدی کمی برقرار رہنا، (iii) عالمی اجناسی قیمتوں کا توقع سے زیادہ بڑھ جانا، اور (iv) موٹرائینڈھن اور یوٹیلیٹیز کی انتظامی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ توانائی کی قیمتوں میں رد و بدل کے اجراء ثانی کے اثرات، شامل ہیں۔

6.19 پریزنٹیشن کے اختتام پر اسٹاف نے متبادل منظر ناموں کی بنیاد پر مہنگائی کے تخمینے پیش کیے، جس میں کووڈ 19 کی تیسری طویل لہر اور تیل کی بلند عالمی قیمتوں کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا۔ بعد ازاں کمیٹی نے تمام منظر ناموں اور پالیسی ریٹ پر ان کے ممکنہ اثرات کے بارے میں غور و خوض کیا۔

مالی منڈیاں اور نقد محفوظ کا انتظام

6.20 زرعی پالیسی پر عملدرآمد کے بارے میں کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ شبینہ بین البینک ریپورٹیٹ تقریباً 7.09 فیصد کی اوسط پر رہا، جبکہ پالیسی ریٹ کا ہدف 7 فیصد تھا۔ اسٹیٹ بینک کو قلیل مدتی شرح سود پالیسی ریٹ کے قریب رکھنے کے لیے بازار زر کے سودوں کے ذریعے بلند سیالیت کا ادخال کرنا پڑا۔ 21 مارچ سے 19 مئی 2021ء تک بازار زر کے سودوں کے ذریعے اوسط پومیہ واجب الادا خالص اخالات 2 ٹریلین روپے تک جا پہنچے جو 25 جنوری سے 16 مارچ 2021ء کے دوران 1.2 ٹریلین روپے تھے۔ سیالیت کے بلند اخالات کو ان عوامل سے منسوب کیا گیا، (i) کیش بفر بنانے کے لیے وفاقی حکومت کے بینکوں سے قرضے، اور (ii) ماہ رمضان اور عید الفطر کے دوران زیر گردش کرنسی میں موسمی اضافہ۔

6.21 مارچ 2021ء کے زرعی پالیسی کمیٹی کے اجلاس کے بعد سے طویل مدتی تمسکات میں شرکت خوب بڑھی۔ مزید یہ نوٹ کیا گیا کہ ایم پی سی کی جانب سے جاری حالیہ پیشگی رہنمائی کے مطابق ثانوی منڈی کی یافتوں اور نشانہ شرح سود میں بڑی حد تک کمی آئی۔ یہ کمی طویل مدتی یافتوں میں زیادہ نمایاں رہی۔ اس کمی کے توسط سے وفاقی حکومت کے لیے یہ گنجائش پیدا ہوئی کہ وہ پی آئی بی کی نیلامیوں میں قدرے کم شرح پر ہدف سے زائد رقم قبول کرنے کے قابل ہو سکی۔

6.22 مزید یہ نشانہ ہی کی گئی کہ منڈی کی طلب و رسد کی بنیاد پر روپے کی قدر میں دو طرفہ حرکت جاری رہی۔ اسٹاف نے بتایا کہ بیرونی شعبے کے مجموعی حالات میں بہتری جاری ہے اور زرعی پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں تھوڑی سی بہتری آئی، جو ڈالر کے تقابل میں تقریباً 155 روپے کی سطح پر ہے۔ یہ بتایا گیا کہ خطے کی بیشتر کرنسیوں میں بھی یہ یہی رجحان جاری ہے۔

ماڈل پر مبنی جانچ

6.23 اسٹاف نے کمیٹی کو ماڈل کے کلیدی مفروضوں سے آگاہ کیا۔ یہ وضاحت کی گئی کہ م س 22ء کے لیے مہنگائی کی پیشگوئی اور مہنگائی کے وسط مدتی تخمینے کو تھوڑا سا بڑھا دیا گیا ہے، جس کی وجہ یہ ہیں: (i) م س 21ء میں معاشی سرگرمیوں کی مضبوط بحالی اور م س 21ء میں متوقع اضافہ، اور (ii) بلند عالمی اجناسی قیمتیں۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ روپے کی قدر میں تھوڑی سی بہتری سے اب تک درآمدات پر مہنگائی کے اثرات جذب کرنے میں مدد ملی ہے۔ اس کے نتیجے میں ایم پی سی کے گذشتہ اجلاس کے دوران پیش کردہ سابقہ پیشگوئی کی نسبت ایف پی اے ایس ماڈل م س 21ء کی چوتھی سہ ماہی تک پالیسی ریٹ میں تھوڑے سے اضافے کا پتہ چلتا ہے۔ تاہم اسٹاف نے بتایا کہ مہنگائی کے دباؤ کے حوالے سے طلب و رسد کے بنیادی اجزاء کو سمجھنا چاہیے، کیونکہ شرح سود کی سمت کا تعین کرنے میں ایف پی اے ایس ماڈل ان میں تفریق نہیں کرتا۔

6.24 کمیٹی نے ہدف سے متعلق مہنگائی کی وسط مدتی پیشگوئی اور ماڈل کی متعلقہ شرح سود کی سمت پر تبادلہ خیال کیا تاکہ وسط مدت میں مہنگائی کو 5 تا 7 فیصد کے درمیان لایا جاسکے۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ کووڈ 19 کی تیسری لہر کے پیش نظر غیر یقینی صورت حال خاصی بلند ہے۔

6.25 اسٹاف نے ان حوالوں سے متبادل منظر نامے بھی پیش کیے: (i) کووڈ 19 کی تیسری لہر جس کی شدت قدرے کم ہے لیکن یہ پہلی لہر سے زیادہ طویل ہو سکتی ہے، اور (ii) م س 22ء میں تیل کی عالمی قیمتوں کا دھچکا۔ اول الذکر منظر نامے کے نتیجے میں جی ڈی پی نمو پست رہے گی، پیداواری فرق مزید بڑھے گا، جس سے مہنگائی کا دباؤ اعتدال میں آجائے گا۔ کووڈ 19 کی تیسری لہر کی غیر یقینی صورت حال کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے، ماڈل سے پالیسی ریٹ بالعموم برقرار رکھنے کی تجویز ملتی ہے۔ تاہم م س 22ء میں تیل کی قیمت کے دھچکے کی صورت میں پالیسی ریٹ بڑھانے کی تجویز ملتی ہے تاکہ عمومی مہنگائی کو وسط مدتی ہدف کی جانب واپس لایا جاسکے۔

اسٹیٹ بینک سروے کے زرعی پالیسی کے حوالے سے نتائج

6.26 اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ مئی 2021ء کے پہلے حصے میں اعتمادِ صارف سروے اور اپریل 2021ء کے دوسرے حصے میں اعتمادِ کاروبار سروے کیا گیا۔ یہ امر اجاگر کیا گیا کہ سروے کی حالیہ لہر میں اعتمادِ صارف بدستور کم رہا۔ اعتمادِ کاروبار جیسا کہ اعتمادِ کاروبار اشاریے (بی سی آئی) اور پر چیزنگ مینجمنٹ اشاریے (پی ایم آئی) سے عیاں ہے، میں بھی کمی آئی لیکن یہ نچلی ترین سطح سے خاصا اوپر رہا۔ کووڈ 19 کی تیسری لہر کے دوران لاک ڈاؤن کی وجہ سے کچھ چیلنجوں کے باوجود اس سے کاروباری اداروں کی مستقل رجحانیت پسندی ظاہر ہوتی ہے۔

6.27 سروے کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ کاروباری مہنگائی کی توقعات بڑھی ہیں جبکہ حالیہ لہر میں صارفی مہنگائی کی توقعات تقریباً جوں کی توں رہیں۔

6.28 پھر اسٹاف نے زری پالیسی کمیٹی کو دیگر فورکاسٹرز کے سروے کے نتائج سے آگاہ کیا، جس کا انعقاد اسٹیٹ بینک سے باہر کیا گیا تھا۔ یہ وضاحت کی گئی کہ م س 21ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو 3 سے 3.9 فیصد تک رہنے کا قوی امکان ہے۔ چنانچہ م س 21ء میں اوسط مہنگائی 9 سے 9.9 فیصد کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔ دیگر فورکاسٹرز کے طویل مدتی تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ آئندہ چند برسوں میں مہنگائی میں بتدریج کمی آئے گی اور آئندہ پانچ برسوں میں حقیقی جی ڈی پی نمو 4.5 فیصد کی سطح پر رہے گی۔ آخراً، یہ اجاگر کیا گیا کہ بیشتر فورکاسٹرز اور ماہرین اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں کسی تبدیلی کی توقع نہیں رکھتے۔

6.29 کمیٹی نے 9 کے مقابلے میں 8 ارکان کی اکثریتی رائے کی بنیاد پر پالیسی ریٹ بغیر کسی تبدیلی کے برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا، جبکہ ایک رکن نے پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس اضافے کے حق میں ووٹ دیا۔ بعد ازاں، کمیٹی نے زری پالیسی بیان تحریر کیا۔

فیصلہ:

- پالیسی ریٹ کسی تبدیلی کے بغیر 7 فیصد پر برقرار رکھا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان - 28 مئی 2021ء کی منظوری دی جاتی ہے۔